

## 7669- ایسے خاوند سے کس طرع کا سلوک کیا جائے جو مغرب الالحاق جنسی فلمیں دیکھتا ہے اور بیوی کے حقوق ادا نہیں کرتا

### سوال

مشکل یہ ہے کہ کچھ سالوں سے خاوند مجھے تحریر سمجھ رہا ہے اور میرے جسمانی حقوق بھی ادا نہیں کر رہا ہے کہ بوسہ تک چھوڑ کھا ہے، اور گندی قسم کی جنسی فلمیں دیکھتا رہتا ہے، میری اولاد بھی ہے میرے خیال میں اس کا حل طلاق نہیں (اولاد کی وجہ سے) تواب آپ بتائیں کہ اس کا حل کیا ہو سکتا ہے؟ میں اس معاملہ میں اپنے خاوند کے ساتھ بات کرنے میں بھجک محسوس کرتی ہوں۔

### پسندیدہ جواب

اول :

سوال کرنے والی مسلمان بہن آپ اپنے خاوند سے اس معاملہ میں بات کرنے میں بھجک محسوس نہ کریں، اس لیے اسے حل کرنے کے لیے اس سے بات چیت ہی سب سے زیادہ بہتر اور اچھی چیز ہے۔

آپ اسے وعظ و نصیحت کریں، اور اسے کوئی اچھی اور بلیغ بات کمیں، اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراٹگی یاد دلائیں، جہنم کے عذاب سے خوف دلائیں، اسے آپ اہل و عیال کے متعلق امانت اور ذمہ داری کا احساس کرائیں اور یاد دلائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال ہو گا اور اس کے لیے اپنے گھروں کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنی اس رعایا کے بارہ میں جواب دے گا)۔

اور اس کا آپ پر یہ حق ہے کہ آپ اسے بتائیں کہ جو کچھ وہ آپ کے ساتھ کر رہا ہے وہ گناہ اور معصیت و نافرمانی ہے، اور اس قسم کی مغرب الالحاق اور خبیث قسم کی فلموں کا مشابہہ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے ذکر سے دور کر دے گا، ہو سکتا ہے اس سے اس میں نرمی پیدا ہو جائے اور نصیحت حاصل کرے۔

آپ اس سے ایسا سلوک حکمت اور مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ایک بار کریں، اگر وہ پھر بھی آپ کی بات تسلیم نہ کرے تو پھر آپ کے نیال میں جو لوگ اس مسئلہ میں کچھ فائدہ مند ہو سکتے ہیں ان سے تعاون اور مدد حاصل کریں مثلاً اہل علم، اور اس کے رشتہ دار و اقرباء میں سے اچھے قسم کے لوگ جو اصلاح پسند ہوں یا پھر اس کے وہ دوست جن کی بات وہ رد نہیں کرتا۔

دوم :

آپ کو شش کریں کہ اسے چند ایک تقریروں اور علمی دروس کی کیسٹیں سنائیں چاہیے وہ ڈائریکٹ ٹریننگ سے، اور آپ اسے کچھ اسلامی کتب بھی پیش کریں جو اس موضوع میں ہوں ہو سکتا ہے اس سے بھی اس کا دل نرم ہو جائے اور وہ حق کی طرف پلٹ آئے۔

سوم :

اور اگر یہ سب کچھ بھی فائدہ مند ثابت نہ ہو سکے تو پھر آپ اپنے اور اس کے خاندان میں سے ایک ایسے شخص کو منصف مقرر کریں جس کے بارہ میں آپ سمجھتی ہوں کہ ان کی دخل اندازی کی بناء پر تعلقات اچھے ہوں گے اور وہ اس برائی اور گناہ اور شر سے دور ہو جائے گا اور وہ لوگ اصلاح پسند بھی ہونے ضروری ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

۔۔ اور اگر تم خاوند، یوی کے درمیان آپس کی ان بن کا خوف محسوس کرو تو ایک منصف مردوں والوں میں سے اور ایک حورت کے گھروں والوں میں سے مقرر کرو، اگر یہ دونوں صلح کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ دونوں میں ملک کر دے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ پورے علم والا پوری خبر والا ہے۔ النساء (35)۔

اگر ان دونوں منصفوں نے اصلاح کرنی چاہی تو ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوئیں کہ وہ آپ کے درمیان ملک کرائے اور آپ کو خیر و جلالی اور اطاعت پر اکٹھا ہونے کی توفیق دے، اور آپ دونوں کے درمیان خاوند یوی کی طرح اچھے طریقے سے محبت پیدا کرے اور آپ کو اکٹھا کر دے۔

چارم :

اور اگر یہ منصف بھی تم دونوں کے درمیان اتفاق پیدا نہ کر سکیں تو پھر اگر آپ صبر اور برداشت کر سکیں تو اپنے خاوند پر مندرجہ ذیل حل پیش کریں :

کہ وہ دوسری شادی کر لے اور آپ اس کے ساتھ ہی رہیں چاہے وہ آپ کے پاس نہ بھی آئے اور آپ کے جسمانی حقوق نہ بھی ادا کرے لیکن شرط یہ رکھیں کہ وہ ان گنہوں اور معاصی کو ترک کر دے اور آپ ابھنی اولاد سیست اس کے پاس ہیں اور وہ آپ پر خرچہ کرتا رہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں اس لیکہ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔۔ اور اگر کسی حورت کو اپنے خاوند کی بد دماغی اور بے پرواہی کا خوف ہو تو دونوں آپس میں جو صلح کر لیں اس میں کسی پر کوئی گناہ نہیں، اور صلح بہت ہی بہتر اور اچھی چیز ہے۔ النساء (128)۔

یہاں پر اصلاح اور صلح کے کئی ایک معنی ہیں : جس میں سے یہ بھی ہے کہ :

یوی خاوند کو اس بات کی اجازت دے دے کہ وہ اس کی باری کسی اور یوی کو دیتی ہے اور اس کے بد لے میں وہ اسے اپنی عصمت میں جی باقی رکھے۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے اپنی باری والا دن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حبہ کر دیا، تو سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری والا دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالیٰ کے پاس رہتے تھے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (4914) صحیح مسلم حدیث نمبر (1463)

اور سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک تھیں۔

اور اگر یہ حل یا اسی طرح کا کوئی اور حل پیش کرنے پر بھی آپ کے درمیان اتفاق اور جمع نہ ہو سکے اور آپ میں صبر و تحمل کی استطاعت نہ ہو تو پھر طلاق کی سوچ اس وقت ہوئی چاہیے جب آپ یہ یقین کر لیں کہ اس شخص کے ساتھ رہنا عیحدگی سے زیادہ نقصان دہ ہے تو پھر ہم یہ کہیں کہ آپ اس حالت میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف آئیں :

۔۔ اور اگر خاوند اور یوی دونوں جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اہمی و سخت سے ہر ایک کو بے نیاز کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑی و سخت اور حکمت والا ہے۔ النساء (130)۔

آپ کے اس معاملہ کی صعوبت اور مشکل اس بات کی متناقضی ہے کہ آپ حتیٰ طور پر اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں اور اس سے توفیق اور تعاون طلب کریں کہ وہ آپ کو کوئی صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم آپ کو ایک بار پھر یہ یاد دلائیں گے کہ خاوند کو نصیحت کرنا اور اسے صحیح راستے کی طرف لانے کی کوشش کرنا ہر حالت میں واجب ہے اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت و نجات فرمائے۔  
واللہ اعلم۔